

مسلمانان عالم پر پیچیدہ ترین اسلامی دستور العمل
یعنی

حصہ دوم ملفوظات حضور پر نور علی حضرت مجدد دین و ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مسمی بنام تاریخی

الملفوظ

۱۳۸ھ ۱۳۸

مؤلفہ و مرتبہ

فاضل نوجوان عالی جناب مولانا مولوی محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب قادیان

نوری سلمہ

جو باہتمام

مولوی محمد حسنین رضا خاں انصاری

کراچی پریس بریلی محلہ سوداگران میں شائع ہوا

ارشاد - رقت آنے میں حرج نہیں باقی رخصہ کی سی حالت بنا نا جائز نہیں کہ من تشبہ بقوم فہو منہم نیز حق سبحانہ نے نعمتوں کے اعلان کو فرمایا اور مصیبت پر صبر کا حکم دیا ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت بارگاہ ربیع الاول شریف یوم دو شنبہ کو ہے اور اسی میں وفات شریف ہے تو ائمہ نے خوشی و مسرت کا اظہار کیا غم پروری کا حکم شریعت میں نہیں ہے۔ یہ صحیح ہے کہ شب معراج مبارک جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرش بریں پر پہنچے نعلین پاک اتارنا چاہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وادی امین میں نعلین شریف اتارنے کا حکم ہوا تھا فوراً غیب سے ندا آئی اے حبیب تھاک مع نعلین شریف رون افروز ہونے سے عرش کی زینت و عزت زیادہ ہوگی۔

ارشاد - یہ روایت محض باطل و موضوع ہے۔

عرض - شب معراج جب براق حاضر کیا گیا حضور آبدیدہ ہوئے حضرت جبریل نے سبب پوچھا فرمایا آج میں براق پر جا رہا ہوں کل قیامت کے دن میری امت برہنہ پاہل صراط کی راہ طے کرے گی یہ تقاضائے محبت و شفقت امت کے موافق نہیں ارشاد باری ہوا یو ہیں ایک ایک براق بروز حشر تھاری ہر امتی کی قبر پر بھیجیں گے یہ روایت صحیح ہے یا نہیں۔

ارشاد - بالکل بے اصل ہے ایسی ہی اور بھی بہت سی روایات بالکل بے اصل و بیہودہ ہیں کیا کہا جائے۔

عرض - کھانے کے وقت شروع میں بسم اللہ پڑھ لینا کافی ہے۔

ارشاد - ہاں کافی ہے بغیر بسم اللہ شیطان اُس کھانے میں شریک ہو جاتا ہے رب العزۃ نے اُس سے فرمایا تھا و شاد کہم فی الاموال ولا کلال وال وادار میں اُن کا شریک ہو جو بغیر بسم اللہ کھائے ہے اُس کے کھانے پینے میں شیطان شریک ہوتا ہے اور بغیر بسم اللہ عورت کے پاس جائے اُس کی اولاد میں شیطان کا سا جھا ہوتا ہے جس میں شیطان

من تشبہ بقوم فہو منہم

من نعلین کی روایت و موضوع ہے

من براق کے متعلق ایک بے اصل روایت

من کھانے میں بسم اللہ پڑھ لینا کافی ہے

میں ایسوں کو مغربین فرمایا جو انسان و شیطان کے مجموعی لطف سے بچتے ہیں اگر کھانے کی ابتدا میں بھول جائے اور درمیان میں یاد آجائے فوراً بسم اللہ علیٰ اولہ و آخرہ پڑھے کہ شیطان اسی وقت تھے کہ دیتا ہے اور بفضلہ میں بھوکا ہی مارتا ہوں یہاں تک کہ پان کھائے وقت بسم اللہ اور جب چھالہ ہو صفحہ میں ڈالی تو بسم اللہ شریف ہاں حقہ پیتے وقت نہیں پڑھتا ٹھٹھاوی میں اس سے ممانعت لکھی ہے وہ خبیث اگر اس میں شریک ہوتا ہو تو ضرر بھی پاتا ہو گا کہ عمر بھر کا بھوکا پیاسا اُس پر دھوئیں سے کلچہ جلنا بھوک پیاس میں حقہ بہت بُرا معلوم ہوتا ہے (پھر فرمایا) شیطان ہر وقت تمہاری گھات میں ہر اس سے غافل کسی وقت نہو۔

سعی خفی - بدگمانی کیا حرام ہے۔

ارشاد - بیشک - اللہ عزوجل فرماتا ہے یا ایہا الذین امنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم اسے ایمان والو بہت سے گمانوں سے بچو بیشک بعض گمان گناہ ہیں۔ اور حدیث صحیح میں فرمایا ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث گمان سے دور رہو کہ گمان سب سے بڑھ کر جھوٹی بات ہے۔ ایک مرتبہ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تنہا ایک گدڑی پہنے مدینہ طیبہ سے کعبہ معظمہ کو تشریف لیے جاتے تھے اور ہاتھ میں صرف ایک تاملوٹ - شفیق بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دیکھا دل میں خیال کیا کہ یہ فقیر اوروں پر اپنا بار ڈالنا چاہتا ہے یہ وسوسہ شیطانی آتا تھا کہ امام نے فرمایا شفیق بچو گمانوں سے بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔ نام بتانے اور وسوسہ دلی پر آگاہی سے نہایت عقیدت ہو گئی اور امام کے ساتھ ہو لیے راستہ میں ایک ٹیلہ پر پہنچ کر امام نے اُس سے تھوڑا ریت لیکر تاملوٹ میں گھول کر پیا اور شفیق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی پینے کو فرمایا انھیں انکار کا چارہ نہ ہوا جب پیا تو ایسے نفیس لذیذ خوشبودار ستوتھے کہ عمر بھر میں دیکھے نہ سنے ایک روز شفیق رحمۃ اللہ علیہ نے مسجد حرام شریف میں دیکھا کہ وہی صاحب

بدگمانی کی حرمت اور حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی ایک دلچسپ حکایت